ہرن کی مشک استعمال کرنے کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ہرن کی مشک (deermusk) استعمال کرنے کا کیا حکم ہے، خاص طور پر جب یہ معلوم نہ ہو کہ ہرن کو اسلامی طریقے سے ذبح کیا گیا تھا یا نہیں؟

جواب

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مشک کا استعمال بہر صورت جائز ہے، اگرچہ ہرن کو اسلامی طریقے پر ذبح نہ کیا گیا ہو، کیوں کہ خون سے جب یہ خوشبو میں بدل گئی تو پاک و حلال ہو گئی، اب اسلامی طریقے پر ذبح ہونا کوئی ضروری نہیں کیونکہ ناپاک چیز جب کسی پاک چیز میں بدل جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے جیسے گوبر ناپاک ہوتا ہے لیکن جب وہ راکھ میں تبدیل ہو جائے تو اب راکھ پاک ہوتی ہے۔

در مختار میں ہے "(والمسك طاهر حلال و كذا نافجته) طاهرة (مطلقا على الأصح) فتح" ترجمہ: مشک اور اس کا نافہ (ہرن کے پیٹ میں مشک کی تھیلی) مطلقا پاک حلال ہے اصح قول کے مطابق۔ یہ فتح القدیر میں ہے۔

(طاہر حلال) کے تحت رد المحتار میں ہے "لأنه وإن كان دما فقد تغير فيصير طاهرا كرماد العذرة خانية، والمراد بالتغير الاستحالة إلى الطيبة وهي من المطهرات عندنا، وزاد قوله حلال؛ لأنه لا يلزم من الطهارة الحل كما في التراب منح: أي فإن التراب طاهر ولا يحل أكله. قال في الحلية: وقد صح عن النبي - صلى الله عليه وسلم - «إن المسك أطيب الطيب» كما رواه مسلم، وحكى النووي إجماع المسلمين على طهارته وجواز بيعه" ترجمہ: "اس کی وجہ یہ ہے کہ اگرچہ یہ خون تھی، مگر چونکہ اس کی حالت تبدیل ہو چکی ہے، اس لیے یہ پاک بن گئی، جیسا کہ گوبر کی راکھ پاک ہو جاتی ہے (جیسا کہ خانیہ میں ہے)، اور یہاں "تغیر" (تبدیلی) سے مراد یہ ہے کہ وہ چیز اپنی اصل ناپاک حالت سے بدل کر خوشبودار چیز بن گئی، اور ایسی تبدیلی (استحالت) ہمارے نزدیک پاک کرنے والی ہوتی ہے۔ مصنف نے "حلال" کا لفظ مزید اس لیے بڑھایا کیونکہ ہر پاک چیز لازمی طور پر حلال نہیں ہوتی، جیسے مٹی وہ پاک ہے، لیکن اس کا کھانا حلال نہیں۔ حلیہ میں کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث ثابت ہے "بے شک تمام خوشبوؤں میں سب

سے بہتر خوشبو "مشک" ہے۔" جیسا کہ مسلم نے روایت کیا ہے۔ اور امام نووی نے مشک کے پاک ہونے اور اس کی خرید و فروخت کے جائز ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہونا بیان کیا ہے۔

(مطلقا) کے تحت ردالمحتار میں ہے "أي من غير فرق بين رطبها ويابسها، وبين ما انفصل من المذبوحة وغيرها، و بين كونها بحال لو أصابها الماء فسدت أو لا" ترجمہ: (مصنف کے قول: مطلقا) سے مراد ہے کہ خشک و تر اور ذبح کیے ہوئے جانور سے جدا ہوئی یا غیر مذبوحہ سے اور اس حالت میں ہو کہ اسے پانی پہنچے تو فاسد ہو جائے یا ایسی نہ ہو، ان تمام باتوں میں فرق کئے بغیر مطلقا پاک ہے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الطھارۃ، جلد 1، صفحہ 209، دار الفکر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3990

تاریخ اجراء: 08 محرم الحرام 1447ھ/04 جولائی 2025ء